Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۶ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۶ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

گذشتہ دو دن طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی مگر کل پھر سینہ پر کچھ اثر رہا اور بخار بھی ہو گیا ۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے میرے پوتے عزیز (نواب زادہ) منصور احمد خان کی شادی پر اور میرے نواسے عزیز مرزا لقمان احمد کے ہاں بچے کی پیدائش پر مجھے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ مَیں بوجہ بیماری خطوط کا جواب نہیں دے سکتی لہٰذا اخبار کے ذریعہ انکا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ تمام بھائی بہنیں میری صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ۔

(مرزا مظفر احمد ابن ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ہر ماہ باقاعدگی سے ماہانہ رپورٹ کارگذاری مرکز میں ارسال کرنا قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آئندہ اتوار کو ملاقات نہیں ہو سکیگی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اتوار مورخہ ۱۱ شہادت / اپریل کو انصار اللہ کے اجتماع کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنا ہی تمام روشنیوں اور تجلیات کی کلید ہے

گناہوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کیلئے جلال کی آگ اور جمال کی آگ میں سے گزرنا ضروری ہے

"اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ وہ ہے کسی غلطی کے بدُوں شناخت کرنا اور اسی دُنیا میں سچّے اور صحیح طور پر اس کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنا ہی تمام روشنیوں اور تجلّیات کی کلید ہے۔ اسی سے وہ آگ پیدا ہوتی ہے جو پہلے انسان کی گنہگار حالت پر موت وارد کرتی ہے اور اس کو جلا دیتی ہے اور پھر اس کو نُور عطا کرتی ہے جس سے وہ گناہ کو شناخت کرتا اور اس کی زہر پر اطلاع پا کر اس سے ڈرتا اور دُور بھاگتا ہے۔ پس یہی ۲ دو قسم کی آگ ہے جو ایک طرف گناہ کو جلاتی اور دوسری طرف نیکیوں کی قدرت عطا کرتی ہے اور اس کا نام جلال اور جمال کی آگ ہے کیونکہ گناہ سے تو جلالی رنگ اور ہیبت ہی سے بچ سکتا ہے جب یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کی سزا میں شدید العذاب ہے اور مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہے تو انسان پر ایک ہیبت طاری ہو جائے گی جو اس کو گناہ سے بچالے گی۔ اور جمال نیکیوں کی طرف جذب کرتا ہے جبکہ یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ رَبُّ الْعٰلَمِیْن ہے، رَحْمٰن ہے، رَحِیْم ہے تو بے اختیار ہو کر دل اس کی طرف کھینچا جائے گا اور ایک سرور و لذّت کے ساتھ نیکیوں کا صدور ہونے لگے گا۔ جیسے چاندی یا سونے کے صاف کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اسے کٹھالی میں ڈال کر خوب آگ روشن کی جاوے۔ اس سے اس کا وہ سارا میل کچیل جو ملا ہُوا ہوتا ہے فی الفور الگ ہو جاتا ہے اور پھر اس کو عمدہ اور خوبصورت زیور کی شکل میں لانے کے واسطے جو کسی حسین کے لئے بنایا جائے اس بات کی ضرورت ہے کہ پھر آگ دے کر اُسے مفید مطلب بنایا جائے۔

جب تک وہ ان دونوں آگوں کے بیچ میں رکھا نہ جاوے وہ خوبصورت اور درخشاں زیور کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ اسی طرح انسان جبتک جلالی اور جمالی آگ میں ڈالا نہ جائے وہ گناہ سوزِ فطرت لے کر نیک بننے کے قابل نہیں ہوتا۔

اِس لئے پہلے گناہ جلایا جاتا ہے اور پھر جمالی آگ سے نیکی کی قوّت عطا ہوتی ہے اور پھر فطرت میں ایک روشنی اور چمک آتی ہے جو نیکی اور بدی میں تمیز بنا کر نیکی کی طرف جذب کرتی ہے اس وقت ایک نئی پیدائش ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۷)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ر شہادت ۱۳۵۵ھش
۶ر اپریل ۱۹۷۶ء

ہفت روزہ "لولاک" کی طرف سے افتراء پردازی اور دلآزاری کی انتہا

ہفت روزہ "لولاک" لائلپور نے اپنے شمارہ بابت ۲۸ر مارچ ۱۹۷۶ء میں زیر عنوان ——— "مرزا ناصر احمد کے پوتے کی ولادت کا معمہ" ——— جو کچھ لکھا اور شائع کیا ہے وہ افتراء پردازی اور دلآزاری کی انتہائی گھناؤنی مثال اور صحافت کے نام پر ایک بدنما داغ ہے۔

"لولاک" نے محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے ہاں ۱۳ر اور ۱۴ر مارچ ۱۹۷۶ء کی درمیانی شب فرزند کی ولادت کا ذکر کرنے کے بعد سراسر افتراء پردازی سے کام لیتے ہوئے اپنی طرف سے لکھا ہے کہ شادی ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو ہوئی تھی اور پھر اس مفروضہ پر یہ ظاہر کر کے کہ نعوذ باللہ ولادت پونے پانچ ماہ بعد ہوئی عجیب عجیب طرح سے گند اچھالا اور تمسخر و استہزاء کا نہایت مکروہ مظاہرہ کیا ہے حتیٰ کہ دل آزاری کی انتہا کے طور پر یہ بھی لکھا ہے کہ نعوذ باللہ "بعض مخلص ترین احمدی اس معمول کے خلاف ولادت کو مرزا غلام احمد کی نبوّت کے خاص نشانات سے تعبیر کرتے ہوئے یہ یقین کر رہے ہیں کہ یہ بچہ غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل ہو گا ممکن ہے مرزا غلام احمد سے بھی بڑھ کر کسی شان کا حامل ہو جائے" ——— ہم اس من گھڑت افتراء، تمسخر و استہزاء اور اہانت و دلآزاری کی انتہا کے خلاف اپنے قادر و عزیز خدا سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

شادی کی تقریبِ سعید میں شرکت کرنے والے ہزاروں افراد اس امر پر گواہ ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ کی شادی یکم مارچ ۱۹۷۵ء کو عمل میں آئی تھی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس سے اگلے روز ۲ر مارچ ۱۹۷۵ء کو دعوتِ ولیمہ ہوئی تھی۔ شادی کی تفصیلی خبر ۳ر مارچ ۱۹۷۵ء کے الفضل میں شائع ہوئی جسے ہزاروں ہی نہیں لاکھوں انسانوں نے پڑھا اور آج بھی جو چاہے الفضل کا مارچ ۱۹۷۵ء کا فائل دیکھ کر مذکورہ شمارہ میں اسے پڑھ سکتا ہے۔ پوری خبر ہم ۳ر مارچ ۱۹۷۵ء کے الفضل سے ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب"

"ربوہ ——— یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتاریخ یکم امان ۱۳۵۴ ہجری شمسی مطابق یکم مارچ ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریبِ سعید عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۲ر ماہ فتح ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ امۃ المجید شاہدہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم محمد حسن خان صاحب درانی ساکن ربوہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

نماز عصر کے بعد جو حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں پڑھائی بارات قصرِ خلافت سے حضور ایدہ اللہ کی قیادت میں محترم محمد حسن خان صاحب درانی کے مکان واقعہ دار الصدر غربی روانہ ہوئی۔ بارات روانہ ہونے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے دعا کرائی جس میں جملہ مدعوین کرام شریک ہوئے۔ بارات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، حضور علیہ السلام کے بعض صحابہ کرام، ناظر و وکلاء صاحبان، افسران صیغہ جات، متعدد جماعتہائے احمدیہ کے امراء صاحبان اور بیرونی جماعتوں کے بعض چیدہ چیدہ احباب پر مشتمل تھی۔

ان میں حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید، محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب، محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب)، محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور، محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی، محترم چوہدری عبد الحق صاحب وِرک امیر جماعتِ احمدیہ اسلام آباد اور محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ شیخوپورہ کے اسماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

بارات کے محترم جناب محمد حسن خان صاحب درانی کے ہاں پہنچنے، پُرتپاک استقبال ہونے نیز حضور ایدہ اللہ اور صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ، کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو محترم حافظ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ابن حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض منتخب دعائیہ اشعار (ماخوذ از "محمود کی آمین") خوش الحانی سے پڑھے۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے مکرم چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج) کے بعض پنجابی اشعار پیش کئے جو آپ نے خاص اس تقریب سعید کے تعلق میں کہے تھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

اگلے روز (۲۔ امان ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲ر مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار) بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قصرِ خلافت کے باغ میں خوبصورت شامیانوں سے تیار کردہ طعام گاہ میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ اس میں بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان، بعض امراء جماعت اور بیرونی مقامات سے تشریف لائے ہوئے احباب نے شرکت کی۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳ر مارچ ۱۹۷۵ء صفحہ اول و ۶)

یہ تفصیلی خبر اس امر کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے کہ شادی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی۔ تقریب شادی میں پاکستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کے معززین جماعت نے سینکڑوں کی تعداد میں شمولیت کی تھی جن میں سے بعض کے نام مندرجہ بالا خبر میں درج بھی ہیں۔ ایسی صورت میں شادی کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۷۵ء کی بجائے ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء لکھنا اور اس افتراء پر جھوٹ کی ایک عمارت بنا دینا یہ کتنی بڑی جسارت اور خدا تعالیٰ کی لعنت سے جو جھوٹوں پر پڑتی ہے بے خوفی کی علامت ہے۔ کیا اسلام کی تعلیم پر ان لوگوں کا یہی عمل ہے؟ ہم اس قبیح افتراء پردازی اور انتہاء درجہ کی دل آزاری کی پاداش کو خدائے منتقم و قہار پر ہی چھوڑتے ہیں جو سچوں کا دوست اور جھوٹوں کا دشمن ہے۔

احباب جماعت اور امراء کی فوری توجہ کیلئے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جاکر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وقف جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں۔ اس سے یہ سہولت ہوگی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کر کے آسکیں گے۔ اس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصہ میں وہ آسکتے ہیں۔ تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جاسکے۔

وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفاظتِ قرآن کریم

مکرم وسیم احمد صاحب شاہد متعلم جامعہ احمدیہ

آج سے قریباً ۱۴ سو سال قبل جب قرآن مجید نازل ہوا تو اس وقت دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب اور کتابیں موجود تھیں مثلاً عیسائیت زوروں پر تھی بعض عرب بھی عیسائی ہو چکے تھے اسی طرح بعض عرب یہودیوں کے مذہب میں شامل ہو رہے تھے۔

ادھر ہندوستان میں وید ہزاروں سالوں سے لوگوں کی عقیدت کا مرجع بنے ہوئے تھے اور کرشن جی کی گیتا اور بدھ کی تعلیم مزید برآں تھیں۔ چین میں کنفیوشس ازم کا دور دورہ تھا اور بدھ مذہب بھی اپنے پاؤں پھیلا رہا تھا۔ لہذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کتابوں اور ان تعلیموں کے ہوتے ہوئے کیا کسی نئی کتاب کی ضرورت تھی؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام سے پہلے جتنے بھی مذاہب دنیا میں موجود تھے وہ سب ایک دوسرے سے مختلف بلکہ ایک دوسرے کو رد کرنے والے تھے اور وہ تمام مذاہب قومی تھے عالمی نہ تھے اسی طرح وہ تمام انبیاء جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تشریف لائے وہ بھی بعض مخصوص قوموں کی طرف آئے تھے۔ ان کا کام محدود تھا۔ ان کی تعلیم بھی محدود تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ قرآن مجید میں آتا ہے

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا۔

اس فضیلت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو شریعت عطا کی گئی وہ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے تھی وہ عالمی شریعت تھی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جب کہ آپ سے پہلے تمام انبیاء محدود لوگوں کی ہدایت کے لئے آئے تھے مثلاً حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنے مشن کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(متی ۱۵/۲۴)

اسی طرح قرآن مجید کی ضرورت اس لئے بھی تھی کہ پہلی تمام کتب انسانی ہاتھوں دست برد کا شکار ہو چکی تھیں۔ ان میں رد و بدل ہو چکا تھا۔ مثلاً اسرائیلی تاریخ الکتابات پر متفق ہے کہ بخت نصر کے زمانہ میں اسرائیلی صحف جلا دیئے گئے تھے یا ضائع کر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

It was forgotten but Ezra restored it ([illegible])

یعنی شریعت بھلا دی گئی تھی۔ مگر عزرا نے پھر اسے دوبارہ قائم کیا۔

الغرض پہلی کتب اپنا مقام بہت حد تک کھو چکی تھیں اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید جیسی عظیم الشان شریعت نازل کی اور فرمایا:۔

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔ (سورہ مائدہ ۴)

یعنی میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

قرآن مجید کو دیگر فضیلتوں اور شرفوں کے علاوہ یہ شرف بھی حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو "الذکر" نام دیا اور خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ جب کہ یہ شرف پہلے کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوا۔ فرمایا:۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ (حجر)

سنو! ہم نے ہاں یقیناً ہم نے ہی اس شرف و عزت والے کلام کو اتارا ہے اور یقیناً ہم اس کی خود حفاظت کریں گے۔

اللہ اللہ کتنا زور ہے کس قدر حتمی وعدہ ہے یہ آیت اسلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے اور اگر کوئی بے تعصب انسان اس آیت پر غور کرے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ دعوےٰ انسانی نہیں ہے۔

یہ ایک نہایت ہی زبردست آیت ہے اور ایسی عجیب ہے کہ اکیلی ہی قرآن مجید کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ اس میں کتنے زوردار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ پہلے اِنَّا لایا گیا پھر اس کی تاکید نَحۡنُ سے کی گئی پھر آگے چل کر ایک اور اِنَّا اور لام لایا گیا گویا تاکید پر تاکید کی گئی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل طریق اختیار فرمائے۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمیوں کو پیدا کیا جو اسے شروع سے لیکر آخر تک حفظ کرتے تھے۔

دوسرے اس کی زبان ایسی سہل اور دل نشین بنائی کہ سہولت سے یاد ہو جائے

تیسرے اس کی تلاوت نمازوں میں فرض کر دی۔

چہارم۔ لوگوں کے دلوں میں اس کے پڑھنے کی غیر معمولی محبت پیدا کر دی۔

اسی طرح اس کام کے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ماموریں اور مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ سب سے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدمتِ قرآن مجید کے لئے مبعوث فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریف لا کر قرآن مجید کی وہ صحیح شکل لوگوں کے سامنے پیش کی جس کا قرآن متقاضی تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل مسلمانوں کی حالت بھی عجیب ہو رہی تھی بڑے بڑے صاحبِ علم مسلمان قرآن مجید کی آیات کو منسوخ قرار دے رہے تھے اسی طرح کئی لوگ "دعاؤں" کی حقیقت کو بھول چکے تھے۔ اسلام کی اصل تعلیم سے دور جا پڑے تھے۔

ایک فرقہ مسلمانوں میں ایسا بھی پیدا ہو چکا تھا جو کہ قرآن مجید کو حکم ماننے کی بجائے احادیث کو قرآن مجید پر قاضی قرار دے رہا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں تشریف لا کر قرآن مجید کی فضیلت اور شرف کو دوبارہ دنیا میں قائم فرمایا جو غیر مذاہب والوں اور خود مسلمانوں کی طرف سے قرآن مجید پر کئے جا رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی حفاظت اور اس کی فضیلت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اگر آج بائیبل کے سارے نسخے جلا دئے جائیں تو بائیبل کے پیرو اس کا بیسواں حصہ بھی دوبارہ جمع نہیں کر سکتے۔ لیکن قرآن مجید کو یہ فخر حاصل ہے کہ اگر بفرض محال سارے نسخے قرآن مجید کے دنیا سے مفقود کر دئے جائیں تب بھی دو تین دن کے اندر مکمل قرآن مجید موجود ہو سکتا ہے اور بڑے شہر تو الگ رہے ہم قادیان جیسی چھوٹی بستی میں اسے فوراً حرف بحرف لکھوا سکتے ہیں دنیا کی کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں کہ جسے مٹا دیا جائے اور وہ پھر بھی محفوظ رہے سوائے قرآن پاک کے"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۸۱)

لہذا یہی وجہ ہے کہ اسلام کے شدید ترین مخالفوں نے بھی قرآن مجید کی حفاظت کا اعتراف کیا ہے۔ اسلام کے شدید ترین مخالف سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں:۔

"اب جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے گو یہ بالکل ممکن ہے کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے [illegible] میں اسے خود بتایا ہو اور بعض دفعہ اس میں خود ہی بعض تبدیلیاں بھی کر دی ہوں مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں دیا تھا۔"

مزید لکھتے ہیں:۔

"ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے"

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کا سالانہ اجتماع

مکرم مولوی منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن

خدام الاحمدیہ جلنگھم کے زیر انتظام جلنگھم میں یوتھ فیسٹیول کا انعقاد تین سال سے متواتر ہو رہا ہے۔ امسال بعض مجبوریوں کی بناء پر یہ فیسٹیول یا مینی اجتماع نومبر میں منعقد نہ ہو سکا تھا۔ اسلئے جنوری میں منعقد کیا گیا۔ اس غرض سے ممبران کو اخبار الاحمدیہ اور رسالہ GAP کے ذریعہ اطلاع کی جاتی رہی۔

یہ فیسٹیول ۲۵ جنوری ۱۹۷۶ء کو جلنگھم میں منعقد ہوا۔ اس غرض کے لئے وہاں ایک سکول کا وسیع ہال اور گراؤنڈز کرایہ پر حاصل کی گئیں۔ لندن اور ساؤتھ آل سے دو علیحدہ علیحدہ بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ کرائیڈن برمنگھم والسال اور بلیک برن کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ حاضری تقریباً ۲۰۰ تھی۔

تلاوت و عہد و نظم کے بعد خاکسار نے اس تقریر میں خدام کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ایک سچا احمدی مسلمان بننے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ ہم سچے احمدی مسلمان تبھی بن سکتے ہیں جب ہم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اس لئے ہمیں اسوۂ نبوی کو اپنانا چاہیئے تاکہ ہم دوسروں کے لئے صحیح نمونہ پیش کر سکیں۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ کھیلوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ کھیلوں میں صرف ہاکی اور فٹ بال شامل تھے یہ مقابلہ جات ہال کے اندر ہوئے اس کے بعد دیگر علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت قرآن مجید۔ نظم خوانی۔ فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات اور دینی معلومات کا دلچسپ مقابلہ Quiz بھی شامل تھا۔ وقفہ کے دوران اجتماع میں شامل ہونے والے تمام حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا و چائے پیش کی گئی جس کا انتظام خدام الاحمدیہ جلنگھم نے کیا تھا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوئی جس کے لئے جلنگھم کے میئر کو مدعو کیا گیا تھا۔ جناب میئر اور ان کی اہلیہ کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات اور علمی پروگرام دیکھنے کے لئے تقریباً دو گھنٹے قبل ہی تشریف لا چکے تھے۔ تقسیم انعامات کی تقریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جناب الیاس خان صاحب نے ایڈریس پیش کیا اس موقعہ پر خاکسار نے میئر کو قرآن مجید اور چند دیگر کتب پیش کیں میئر صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور فرمایا کہ ان کے گھر کی ایک نایاب کتب ہیں لیکن قرآن مجید جیسی اچھی کتاب ان کی لائبریری میں موجود نہ تھی۔

جناب میئر صاحب نے مختلف مقابلہ جات میں جیتنے والے نوجوان خدام کو انعامات تقسیم کئے۔ بالآخر دعا کے ساتھ یہ بابرکت پروگرام ختم ہوا۔ باوجود شدید سردی کے حاضری بہت اچھی رہی اور یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

بقیہ صفحہ ۳

موجودہ شہادتیں ہیں جو اسلام کے شدید ترین مخالفوں اور دشمنوں کی ہیں سو الفضل ما شہدت بہ الاعداء باقی رہا آئندہ کا سوال تو جواب یہ ہے کہ اب تک اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا اور ۱۴۰۰ سال سے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اور آئندہ کے بارہ میں بھی پیشگوئیاں موجود ہیں کہ یقیناً وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ کیونکہ کوئی عقلمند اپنی کارآمد شے کو تباہ نہیں ہونے دیتا اور اللہ تعالیٰ سب عقلمندوں سے بڑھ کر عقلمند ہے۔

ضروری التماس:۔ ماہ مارچ ختم ہو گیا ہے قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ تیار کر کے جلد ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

اعجاز احمد صاحب مرحوم آف کوٹلی لوہاراں

میرے پیارے عزیز بھائی اعجاز احمد ۲۰ جنوری ۱۹۷۶ء کو مسیرہ مسقط میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اعجاز مرحوم ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے وہ سب سے چھوٹے تھے اور میں سب سے بڑا۔ درمیان میں ہماری دو ہمشیرگان ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔ آمین

ہمارے والد صاحب نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ یہ ہماری والدہ کی تربیت کا حسن اعجاز ہے کہ ہم احمدیت کے نور سے منور ہیں۔ اعجاز مرحوم نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی اور میٹرک سے دو سال پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی پڑھتے رہے۔ انہوں نے نہایت دیانتداری حسن سلوک اور مروت سے یہاں اپنا عرصہ تعلیم بسر کیا حتی الامکان سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہے اور نماز روزہ کی پابندی فرماتے رہے۔ تعلیم کے بعد وہ پہلے لاہور پھر گوجرانوالہ میں فنی کام سیکھتے اور کرتے رہے۔ پھر تین سال تک مشرقی پاکستان میں بھی روزگار کے سلسلہ میں مقیم رہے وہ جہاں بھی رہے اپنے دوستوں عزیزوں اور ساتھیوں میں بہت مقبول رہے اپنے حسن عمل اور محنت کی وجہ سے ان کے افسر بھی ان کی عزت کرتے وہ مرنجاں مرنج آدمی تھے۔ ۱۹۶۹ء میں وہ مسیرہ مسقط میں تشریف لے گئے خاکسار کو بھی انہوں نے ملازمت کے لئے تین سال پہلے مسیرہ بلا لیا اور پھر ہم دونوں بھائی ۱۵ جنوری ۱۹۷۶ء تک اکٹھے رہے۔

گزشتہ سال کے اواخر میں مجھے دل کی شدید تکلیف ہوئی اور اس دوران ان کی شبانہ روز محنت، تیمارداری اور حوصلہ افزائی نے مجھے نئی زندگی اور نیا شعور دیا۔ میں تین مہینے ہسپتال رہا اور ان کی زندگی کا ہر سانس ان ایام میں میری تیمارداری میں مصروف رہا۔

میں اپنی بیماری کے سبب واپس پاکستان آنے لگا تو انہوں نے میرے بیٹے کو اپنی مسلسل کوشش کی وجہ سے مسیرہ میں ملازمت دلوائی تاکہ میں کسی اقتصادی کشمکش میں نہ الجھ جاؤں اور جب میرا بیٹا عبدالرؤف وہاں پہنچا تو چچا بہت دور جا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو بھی اپنی امان میں رکھے اور اس کے چچا کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اعجاز مرحوم کی شادی ۱۹۶۰ء میں ہوئی اور انہوں نے اپنی یادگار دو چھوٹے چھوٹے بیٹے اور بڑی بچی جس کی عمر بمشکل چھ سال ہے چھوڑے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کو غریق رحمت کرے وہاں ان کی نوجوان بیوہ کو اس پہاڑ جیسے صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان کے بچوں کو ہر طرح سے خوش و خرم رکھے تا ان کا مستقبل کا امین بنائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین۔

(عبدالغفور دار الرحمت وسطی ربوہ)

احباب جماعت اور امراء جماعت کی فوری توجہ کیلئے

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جا کر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں وقف جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں۔ اس سے یہ سہولت ہوگی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کر کے آسکیں گے اس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصہ میں وہ آ سکتے ہیں تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جا سکے وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم جنوری تا ۳۱ جنوری ۱۹۷۶ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام نہیں شائع کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

مکرم مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ	۲۰/-	مکرم کرنل محمود الحسن صاحب راولپنڈی	۲۰/-
" صلاح الدین صاحب راولپنڈی	۱۰/-	" خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ	۵۰/-
" ممتاز احمد صاحب "	۳۷/-	" بشیر احمد صاحب "	۱۰/-
" راشد احمد صاحب "	۱۰/-	" محمد یعقوب صاحب "	۱۰/-
" قریشی محمد عظیم صاحب "	۱۵/-	جماعت احمدیہ کھاریاں	۴۸/-
" کیپٹن سہیل انور صاحب "	۱۰/-	لجنہ اماء اللہ کراچی	۱۳۰/۷۵
محترمہ بیگم صاحبہ بریگیڈیر اعجاز احمد ملک صاحب "	۱۰/-	محترمہ مسز شگفتہ صاحبہ بہاولپور	۱۰/-
" سعیدہ اصغر صاحبہ "	۲۰/-	جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر	۱۱۲/-
مکرم منور احمد خان صاحب "	۳۰/-	ناصرات الاحمدیہ لاہور	۱۳/۲۶
		حضرت مولوی محمد دین صاحب ربوہ	۲۰/-

ضروری گزارش

ایسے قائدین مجالس جنہوں نے تاحال مرکزی تربیتی کلاس کے لئے نمائندگان کے نام مرکز میں ارسال نہیں فرمائے جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی مبارک تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"وہ لوگ، وہ نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں وہ اس ضمن میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا۔ دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقتاً عزت پا سکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اس لئے دنیا کے اموال کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی۔ نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں، نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔" (الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۶۷ء)

مخلص احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کارِ خیر کی طرف توجہ فرمائیں۔ اپنی ملازمت یا کاروبار کے دوران وقف کی نیت کر کے مقررہ نصاب مطالعہ فرمائیں تاکہ بعد ازاں پوری خدمتِ دین کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق بخشے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

ضرورت چوکیدار

محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میں رات کے پہرہ کے لئے ایک مستعد اور صحت مند چوکیدار کی ضرورت ہے خواہشمند احباب مجھ سے ذاتی طور پر مل لیں۔ (صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں (۱۹) سالانہ اجتماع (نمائندہ اجلاس) مورخہ ۱۱ اپریل بروز اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ اپنی نمائندگی کا اس اجتماع میں ضرور انتظام کریں۔ تقریری پروگرام کے علاوہ مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ میں ایجنڈا پر غور کرنے کے علاوہ آئندہ تین سال کے لئے صدر مجلس اور نائب صدر دوم کا انتخاب ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(قائم مقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے خسر ریٹائرڈ ماسٹر علی محمد خان بزدار ساکن بستی بزدار تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان چند یوم بیمار رہ کر ۱۱ مارچ ۱۹۷۶ء بوقت ۴½ بجے صبح وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم موصی تھے اسی روز میت بستی بزدار سے بذریعہ بس ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے جمعہ کے روز بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر قبر پر دعا بھی کروائی۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور اللہ بخش خان بزدار صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔ نمازیں باجماعت پڑھتے اور تہجد بھی باقاعدہ ادا کرتے رہتے۔ کافی عرصہ مقامی جماعت کے صدر اور زعیم انصار اللہ رہے۔ تقسیم سے قبل تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پرائمری حصہ میں بطور مدرس کام کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ پر بھی ہر سال جاتے رہتے تھے اور تعلیم القرآن کلاس میں بھی شرکت کرتے رہے۔ ربوہ لے جانے تک جماعت کے دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کئے جانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد بخش خان بزدار پنشنر پولیس بستی بزدار تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۲۔ میری پیاری والدہ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء بروز پیر صبح ۳ بجے کے قریب بعمر ۸۰ سال اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کو اسی روز اپنے خاندان کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدائے غفور رحیم ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے ساتھ رحمت کا سلوک فرمائے اور مجھے اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے۔ ایک بیٹی۔ گیارہ پوتے۔ نو پوتیاں۔ تین نواسے اور پانچ نواسیاں چھوڑے ہیں۔ سوائے میرے باقی پورا خاندان سناتن دھرمی ہے۔

مورانی نثار احمد (سابق نانک رام) راٹھور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ سندھ

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ کچھ دنوں سے کافی بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(رانا مبارک احمد سیکرٹری مال وقف جدید بہاولپور)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کو تقریباً ایک ماہ سے پٹھوں میں درد اور کھچاؤ کی سخت تکلیف ہے احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (محمود النساء۔ ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ)

۳۔ خاکسار عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار رہے۔ چلنے پھرنے سے عاجز ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(محمد صدیق خان 750/B جی ٹی روڈ۔ ریلوے کالونی۔ لاہور)

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار ایک دن کے لئے منعقد ہوگا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لینے کا مرض اور اس کے علاج کا طریق

اِنسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لینے کا مرض اور اس کے صحیح علاج پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مَیں نے دیکھا ہے غریبوں میں تواضع اور انکسار زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کی جماعتوں میں عموماً غریب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا انہیں غریب رکھنا چاہتا ہے بلکہ خدا ان غریبوں کو اسلئے دین کی خدمت کا موقع دیتا ہے کہ ان میں حرص نہیں ہوتی اور شکر کا مادہ ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء ہیں اور مخلص ہیں۔ اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر دباؤ ڈالا جائے تو وہ مان جاتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چندوں سے کھسکتے رہتے ہیں اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے وہ غریب آدمی جو پچیس روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ یہ اڑھائی ہزار روپیہ لے کر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے۔ لیکن جب وہ کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے۔ یا جب وہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں۔ یا کہتا ہے بڑی مصیبت آگئی ہے ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصّہ لے سکتا ہے جب اسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے تو وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے یا پندرہ کی بجائے اسے بیس روپے ملتے ہیں تو وہ ان پانچ روپوں کی زیادتی کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے پھر اسے سو روپیہ ملتا ہے تو وہ سو کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھتا ہے، ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے پندرہ سو روپیہ ملتا ہے تو وہ ان پندرہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے۔ ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چندے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آگئی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں۔ جب تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھتا ہے اور پھر وہ تم سے مانگنے آجاتا ہے تو کیا تم اسکی امانت کی واپسی کو مصیبت سمجھتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو کیونکہ تم سمجھو گے کہ یہ میری چیز نہیں تھی بلکہ اسی کی تھی۔ جیسے انسان بعض دفعہ سفر پر جاتا ہے تو وہ اپنی بھینس ہمسایہ کو دے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ دس دن اس کا دودھ پئیں سفر سے واپس آکر مَیں لے لوں گا۔ اب کوئی کمینہ اور ذلیل انسان ہی ہوگا جو اس کے مانگنے پر اپنے دل میں کہے کہ یہ مر کیوں نہ گیا بھینس میرے قبضہ میں ہی رہتی۔ ورنہ جو شریف انسان ہوگا وہ کہے گا کہ مَیں آپ کا بڑا ممنون ہوں آپ کی بھینس سے مَیں نے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی امانت میں سے ہمیشہ ایک حصّہ مانگتا ہے سارا نہیں مانگتا۔ پس وہ تو امانت دار ہی نئی قسم کا ہے اس کے مانگنے پر جو شخص ناراض ہوتا ہے وہ بڑا ہی ذلیل اور رذیل قسم کا انسان ہے اس نے رات دن خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھایا پھر کسی موقع پر اگر اس نے ایک آدھ چیز مانگ لی تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ حقیقتاً یہ تمام باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ناقدری اور ناشکری سے پیدا ہوتی ہیں اسی لئے خدا تعالیٰ نے بار بار کہا۔ "کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میرے احسانات کو یاد رکھو۔ جب انسان ہر چیز کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے تو اسے سارا دین مل جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصّہ سوم صٓ۲۴۰)

تجارت پیشہ احباب ـــ اور ـــ فریضۂ زکوٰۃ

جماعتِ احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار، یتامیٰ و مساکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو نکال کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائیں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے یتامیٰ کا حصّہ ادا نہیں کرتے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا اِمتحان ۲۵ اپریل کو ہوگا

ناصرات الاحمدیہ بیرون ربوہ کا امتحان ۲۹ اپریل کی بجائے ۲۵ اپریل بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات کی تمام عہدیدار تصحیح کرلیں اور پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مالی سال ختم ہونے میں اب بہت کم عرصہ رہ گیا ہے

امراءِ کرام و صدر اصحاب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مالی سال ختم ہونے میں اب بہت کم عرصہ رہ گیا ہے اِس لئے اَزراہِ کرم نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے دیگر احباب کے علاوہ تاجر اصحاب، زمیندار اصحاب اور آزاد پیشہ اصحاب مثلاً وکلاء، ڈاکٹر، ٹھیکیدار اور انجنیئر اصحاب سے لازمی چندہ جات (چندہ عام و حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی وصولی ان کی اصل آمد کے مطابق فرما کر عند اللہ ماجور ہوں نظارت بیت المال اس تعاون کے لئے بیحد ممنون ہوگی۔

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرا بچہ عزیز عبد القیوم وقار احمد ڈیڑھ سال سے بیمار ہے۔ جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ بچے کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(صاحبزادہ) عبد السلام
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
تربیلہ ڈیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴